دوسری و آخری قسط

دسویں صدی ہجری کا باکمال محدث

از: جناب شیخ فرید برہان پوری
(پروفیسر رابرٹسن کالج جبل پور)

پایۂ علم و فضل | شیخ کی ریاضت۔ زہد و تقویٰ۔ ظاہری اور باطنی علوم میں کمال کی وجہ سے مکہ معظمہ کے علماء و فضلاء اُن کے فضل و کمال کے معترف تھے۔

مفتی حرم محترم ——— شیخ ابن حجر مکی ——— ابتداءً ان کے استاد تھے اور آخر میں مرید بن کر خرقۂ خلافت ان سے حاصل کیا۔ ان کی ذات سے اس مقدس مقام میں سینکڑوں طالبانِ علم کو فیض پہنچا۔ ان کی آغوشِ تربیت میں کئی ذرّے غیرتِ شمس و قمر ہو گئے۔ چند ہندی فضلاء اور خلفاء کے نام یہ ہیں

عبدالوہاب متقی۔ شاہ طاہر پٹنی۔ شیخ ابو حیو تیمی۔ شیخ محمد فضل اللہ۔ حضرت مخدوم جیو قادری۔ شیخ عبداللہ۔ شیخ رحمت اللہ سندھی وغیرہ۔

طریقۂ درس و ہدایت | طالب علموں کو رُشد و ہدایت کا ان کا طریقہ یہ تھا کہ طالب علم کو اُس کی ظاہری حالت پر چھوڑ دیتے تھے اور اس کے باطن کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ اس کے دل میں نور اور صفائی پیدا ہوتی اور وہ منزل تک پہنچ جاتا۔

شمس اللہ صاحب قادری نے تاریخ زبان اُردو میں لکھا ہے۔ کہ

شیخ کے درس کا طریقہ یہ تھا۔ کہ آپ حرم میں تشریف رکھتے تھے۔ اور درس کے لئے طلباً جمع ہو جاتے اس کے بعد عربوں کو عربی میں۔ عجمیوں کو فارسی میں اور ہندیوں کو ہندی میں درس دیتے تھے[1]

[1] تاریخ زبان اُردو ص۲۹

یشیخ کے طریقۂ درس کو ان کی وفات کے بعد ان کے شاگرد رشید اور خلیفہ عبدالوہاب متقی نے جاری رکھا۔[۱] شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے "زاد المتقین الی طریق سلوک الیقین" میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ تاریخ زبانِ اردو میں متعلقہ عبارت میں منقول ہے[۲]

تصانیف: فاضل اجل حضرت شیخ علی متقی کی عربی اور فارسی میں ایک سو سے زیادہ ادبی یادگاریں ہیں۔ ان سے اُن کے تبحر علمی اور پایۂ فضل وکمال کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت موصوف کو علم کی ترویج واشاعت کا بڑا شوق تھا۔ اس خاطر کتابیں لکھنے اور نقل کرنا کے شائقین علم کی تشنگی کی تسکین کی خاطر دوسرے شہروں کو بھیجتے تھے۔

شیخ مکۂ معظمہ میں ۹۵۷ھ/۱۵۵۰ء سے ۹۷۱ھ/۱۵۶۳ء تک کتب احادیث کی تصحیح وتقابل میں دن رات مصروف ومشغول رہا کرتے تھے۔ عبدالوہاب متقی تمام تصنیفات کی کتابت اور تصحیح کرتے رہتے تھے۔ ان کی کتابت کی مشق اس قدر بڑھ گئی تھی کہ حضرت شیخ کی ایک کتاب جس میں ۱۲ ہزار ابیات ہیں۔ بارہ راتوں میں نقل کر لیا۔

اُن کی تخلیقات میں سے چند کا ذکر سطور ذیل میں کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے کچھ کتابوں کے خوش خط مخطوطات پیر محمد شاہ لائبریری احمد آباد میں محفوظ ہیں۔

(۱) عجالۃ المناسک فی انتخاب المناسک

فرائض۔ واجبات۔ محرمات۔ مکروہات۔ مباحات۔ سنن۔ مستحبات۔ حج واحرام کے بیان میں فارسی زبان میں ایک رسالہ مبتدیوں کے لئے ہے۔ حضرت رحمت اللہ بن قاضی عبداللہ سندھی کی لباب المناسک سے ماخوذ ہے۔

حمد ونعت کے بعد لکھا ہے۔

"می گوید احقر العباد اللہ علی ابن حسام الدین الشہیر بالمتقی کہ ایں رسالہ ایست در بیان فرائض وواجبات ومحرمات ومکروہات ومباحات وسنن ومستحبات حج واحرام از کتاب لباب المناسک

۱؎ نقوش سلیمانی ص۵۶ ۲؎ تاریخ زبان اردو ص۲۹

از تصنیفات حضرت رحمت اللہ بن قاضی عبد اللہ سندھی بزبانِ پارسی برائے مبتدیان انتخاب کردہ و نام وے "عجالۃ الناسک فی انتخاب المناسک" نہادہ شد۔"

(۲) البرہان :۔ ــــــ علامہ سیوطی نے امام مہدی آخرالزماں کے حالات میں "کتاب المعروف الوردی فی اخبار المہدی" تالیف کی اس کتاب میں ابواب وغیرہ کی ترتیب نہ تھی۔ علی متقی نے اس کو دوبارہ ترتیب دیا۔ اور اس میں جا بجا احادیث کے اضافے کئے۔ یہ احادیث جمع الجوامع اور عقد الدرر فی اخبار المختصر سے لی گئی ہیں۔

کتاب کا سنہ تصنیف ۹۲۴ھ / ۱۵۱۸ء ہے۔ ۱۷۰ صفحات پر مشتمل پاکیزہ نسخہ احمد آباد میں ہے۔

(۳) تبیین الطرق :۔ ــــــ علم تصوف پر یہ شیخ کی پہلی تصنیف ہے۔ منقول ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کے لئے ان کو غیب سے الہام ہوا تھا۔ "تنویر الافق" کے نام سے اس کتاب کی شرح بھی شائع ہو چکی ہے۔

(۴) مجموعہ حکم کبیر :۔ ــــــ تصوف کی یہ دوسری کتاب ہے۔ اس میں تمام مشہور کتب تصوف کا خلاصہ ہے۔ اس کے متعلق شیخ متقی کا کہنا تھا کہ اس میں تصوف کے ہر مشکل مسئلہ کا حل ہے۔

(۵) شرح رسالہ اصول الطریق : ــــــ شیخ احمد برزدق کی اصول الطریق کی شرح ہے

(۶) رسالہ وصایا : ــــــ بمبئی سے شائع ہو چکی ہے۔ نایاب ہے۔

(۷) وسیلۃ الفاخرہ فی سلطنت الدنیا والآخرۃ : ــــــ ۱۴ صفحات کا مختصر رسالہ ہے۔

(۸) الطب النیام لجمیع الاسقام : ــــــ طب میں تصنیف ہے۔

(۹) رسالہ محتوی :۔ ــــــ دو ہزار احادیث پر مشتمل ایک رسالہ ہے۔

(۱۰) کنز العمال اور منہج العمال : ــــــ کنز العمال شیخ کی علمی کوششوں کا شاہکار ہے۔ مکہ معظمہ میں ۹۵۷ھ / ۱۵۵۰ء سے ۹۷۱ھ / ۱۵۶۳ء تک وہ احادیث کی دائرۃ المعارف کی ترتیب و تدوین

میں مصروف رہے۔

شیخ نے سیوطی کی کتاب جمع الجوامع کو از سر نو ترتیب دی۔ اس کے ابواب قائم کیے۔ اور کنز العمال نام رکھا۔ دوبارہ کنز العمال سے مکرر احادیث کو علیحدہ کر کے عمدہ طریقہ پر ان کی ترتیب دی اور اس کا نام منہج العمال رکھا۔

ان کتابوں نے سیوطی کے مجموعوں پر خط نسخ پھیر دیا ان دونوں تصنیفات کو دیکھ کر شیخ ابوالحسن بکری نے کہا تھا۔

للسیوطی منۃ علی العالمین سیوطی کا احسان تمام عالم پر ہے اور علی متقی کا

وللمتقی علی السیوطی احسان سیوطی پر ہے۔

(۱۱) رسالۃ التوکل فی الیقین والتوکل: ــــــ "کتاب التنویر فی اسقاط التدبیر" ابوالفضل تاج الدین احمد بن محمد بن عبدالکریم ابن عطاء اللہ اسکندری کی تصنیف ہے۔ علی متقی نے آخری دو فصلوں کا ترجمہ کر کے رسالۃ التوکل فی الیقین والتوکل نام رکھا۔

ایک ۲۳ سطری ۵ × ۹ تقطیع کا آٹھ اوراق کا قلمی نسخہ احمد آباد کے پیر محمد شاہ کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

مقدمہ کی عبارت درج ذیل ہے:-

"علی بن حسام الدین چوں کتاب نام .... تالیف امام محقق ابی الفضل تاج الدین احمد بن محمد بن عبدالکریم بن عطاء اللہ اسکندری رضی اللہ واقف شد۔ بخاطر آمد کہ دو فصل آخر ترجمہ بپارسی کردہ شود فائدۂ عام وخاص را باشد وایں را نام "رسالۃ التوکل فی الیقین والتوکل" نہادہ شد"

کتاب تنویر کا ایک قلمی نسخہ حضرت سید محمد مطیع اللہ صاحب راشد برہان پوری (مقیم کراچی) کے نادر کتب خانے کی زینت ہے موصوف نے اپنی خرابی صحت اور گوناگوں مصروفیات کے باوجود از رہ بندہ نوازی رسالہ مذکور کے متعلق جو تحریر کیا ہے۔ بجنسہٖ نقل ہے:-

"تمہید یہ ہے
میگوید احقر عباداللہ علی بن حسام الدین کہ مشہور است بمتقی کہ مشائخ رضی اللہ عنہم اتفاق کردہ اند کہ مرید راہیچ مانعی بطلب حق چنانچہ غم رزق است نیست - چوں ایں مانع از مرید دور شود و توکل بر خدائے تعالیٰ حاصل شد - بقوت توکل بر فضیلت دینی و دنیوی کہ خواہد بسہولت حاصل تواند کرد پس بنا بریں مضمون دہ فصل آخریں از کتاب تنویر کہ تصنیف ابن عطاء اللہ اسکندری است فارسی کردہ شود و خاتمہ مناسب رسالۂ زیادہ کردہ شد تا فائدہ خاص و عام را باشد و ایں رسالہ را . . . . نام نہادہ آمد -
چھوٹی تقطیع کے ۲۰ اوراق ہیں - اس رباعی پر خاتمہ ہے -

شش ، بود انکار تحصیل توکل اے عزیز علم و قدرت - نفی عجز و سہو نقص خلق ہیں
یگذ راں برخاطرت چنداں کہ مستولی شوند نیک آساں باشد ایں برخاطر طبع گزیں

" خاتمہ بالخیر"

ترقیمہ اس کے سوا کچھ نہیں اور اس کے آگے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - از فضیلت مہتر آدم صلوٰۃ اللہ علیہ در بیان سورۃ مائدہ ساعتے بود از یک جانب آوازے شنیدند - پیغمبر خدا مرا دستوری دہ تا در آیم - بعدہٗ حضرت رسالت فرمودند - یاراں من شما میدانید کہ ایں آواز آن کیست - یاراں گفتند مانمی دانیم گفت اے یاراں ایں آواز ابلیس لعین است -
حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے عرض کی اجازت ہو تو ہم اس کو ہلاک کریں - فرمایا خدائے تعالیٰ نے اس کو مہلت دے رکھی ہے -
بہر حال اس کو باریاب ہونے دیا گیا - پھر شیطان کا حلیہ ہے اور اس کا مکالمہ آں حضرت صلعم سے - لب لباب یہ ہے کہ حضور نے ابلیس سے تمام تلبیسات کا دریافت کیا کہ تو انسانوں کو کیسے ورغلاتا ہے - کس کو پسند کرتا ہے اور کس کو ناپسند کرتا ہے - تو کس

چیز سے خوش ہوتا ہے۔ کس سے ناخوش۔ تیرا مقام کہاں ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ رسالہ بھی ۱۴ اوراق میں ختم ہوا ہے۔ اس پر ترقیمہ یہ ہے۔

تمت تمام شد۔ کار من نظام شد۔ کاتب الحروف بندۂ درگاہ شیخ امان اللہ والد شیخ جمال محمد ابن شیخ محمود قوم شیخ زادہ قریشی ساکن اکبرآباد بوقت یک پہر روز برآمدہ روز جمعہ بتاریخ بست و دوم محرم الحرام ۱۰۷۶ھ جلوس والا تمام شد۔ فرد۔

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہ گارم

یا یہ کوئی جداگانہ رسالہ ہے یا پھر اول الذکر ترجمۂ تنویر کا خاتمہ ہے۔ جس کو موصوف نے تمہید میں وعدہ فرمایا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

لیکن مذکورہ ہر دو رسائل سے قبل ایک اور رسالہ اسی ترکیب اسی انداز بیان میں اسی موضوع پر منسلک ہے۔ جس کا آغاز نہیں۔

خاتمہ پر صرف اس قدر تحریر ہے

تمت تمام شد کار من نظام شد

فرد

ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہ گارم

اس رسالہ کے ۱۴ اوراق ہیں اور اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالےٰ سے مختلف سوالات اور بارگاہِ الٰہی سے ان کے جوابات ہیں۔ اور نتیجۃً حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت ہے۔

یہ پورا مجموعہ ایک ہی کاتب نے یکساں طور پر لکھا ہے۔

رسائل علی متقی

اس تحریر سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تینوں رسالے حضرت شیخ علی متقی کے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب